ایک دوسری سے بہتر ہے۔ان دونوں مجلسوں میں سے ایک عبادت میں مصروف ہے اور اللہ سے دعاء کر رہی ہے اور اس سے اپنی خواہش ورغبت کا اظہار کر رہی ہے۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عطا کرے اور اگر چاہے تو نہ دے۔ البتہ یہ لوگ، جو علماء ہیں، فقہ حاصل کر رہے ہیں۔اور جاہلوں کو علم سکھا رہے ہیں لہذا یہ لوگ بہتر ہیں اور میں بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یہ فرما کر آپ ﷺ بھی ان میں بیٹھ گئے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو علم کے حصول کی طرف متوجہ کیا اور انہیں آنے والی نسلوں کا استاد بنا دیا۔علم کو محفوظ کرنے اور اسے پھیلانے کی ترغیب دی۔آپ ﷺ نے بچوں اور کم سن صحابہ کرامؓ کو تعلیم دی اور مختلف علوم کا ماہر بنا دیا۔آپ ﷺ کی اسی خصوصی توجہ کی وجہ سے آنے والی نسلیں زیورِ علم سے آراستہ ہوئیں اور مختلف میدانوں میں ترقی کا دور دورہ ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان بچوں کا بھی خیال کیا جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

عن ابن عمرؓ ان رسول الله ﷺ قال لیبلغ شاھد کم غائبکم (٦٧)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ تمہارے حاضر لوگ غائب لوگوں کو (علم) پہنچادیں یعنی ان لوگوں کو جواب موجود ہیں مگر حاضر نہیں ہو سکے اور ان نسلوں تک جو مستقبل میں پیدا ہونگی۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا شمار علمی اعتبار سے عالی مرتبہ صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے۔آپ انتہائی کم عمری سے حصول علم کے لیے محنت کر رہے تھے۔ابن عباسؓ فرماتے تھے نبی کریم ﷺ نے جب وفات پائی اس وقت میں دس برس کا تھا اور میں محکم پڑھ چکا تھا۔سعید بن جبیر نے وضاحت کی ہے کہ محکم سے مراد مفصل ہے۔(٦٨)

عن انسؓ بن مالك قال قال رسول الله ﷺ نضر الله عبداً سمع مقالتی فوعاها ثم بلغها عنی فرب حاملِ فقهٍ غیر فقیهٍ ورب حاملِ فقه الیمن هو افقه منه (٦٩)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تروتازہ رکھے اس بندے کو کہ ہماری بات سنے اور اس کو یاد رکھے اور پھر دوسروں کو پہنچادے اس لیے کہ بہت سے فقہ کے راوی خود فقیہ نہیں اور بہت سے فقہ کی روایت کرنے والے اس شخص کو

پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ دین کی سمجھ رکھتے ہیں۔

عن ابن عباس قال: ضمني رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال: (اللهم علمه الكتاب) (٧٠)

یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ کو سینے سے لگایا اور دعا فرمائی یا اللہ اس کو قرآن مجید سکھادے۔

عن عبد الله بن عباس قال: أقبلت راكبا على حمار أتان، وأنا يومئذ قد ناهزت الاحتلام، ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بمنى إلى غير جدار، فمررت بين يدي بعض الصف، وأرسلت الأتان ترتع، فدخلت في الصف، فلم ينكر ذلك علي. (٧١)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مین ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اس زمانے میں میں جوانی کے قریب تھا اور نبی کریم ﷺ منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ کے سامنے آڑ نہ تھی۔ میں تھوڑی صف کے آگے سے گزر گیا اور گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہو گیا تو کسی نے اس پر اعتراض نہ کیا۔

امام بخاری محمود ابن ربیع کیؓ روایت اس عنوان کے تحت لائے ہیں "**متى يصح سماع الصغير**" یعنی کس عمر کا لڑکا حدیث سن سکتا ہے۔

عن محمود بن الربيع قال: عقلت من النبي صلى الله عليه وسلم مجة مجها في وجهي، وأنا ابن خمس سنين، من دلو. (٧٢)

محمود ابن ربیعؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو اب تک نبی کریم ﷺ کی وہ کلی یاد ہے جو آپ ﷺ نے ایک ڈول لے کر میرے منہ پر ماری تھی اس وقت میری عمر پانچ سال تھی۔

بچوں کو غیر مسلم اساتذہ سے تعلیم دلائی جا سکتی ہے:

سیرت النبی ﷺ میں بچوں کی تعلیم پر اتنا زور دیا گیا ہے کہ مسلم اساتذہ کی غیر موجودگی میں بچوں کو غیر مسلم اساتذہ سے تعلیم دلائی جا سکتی ہے۔ اس کی مثال جنگِ بدر کے قیدیوں سے ملتی ہے جن میں سے بعض کو اس شرط پر رہا کیا گیا کہ وہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا سکھائیں گے۔

سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں

بہر حال اسیران جنگ سے چار چار ہزار درہم فدیہ لیا گیا، لیکن جو لوگ ناداری کی وجہ سے

فدیہ ادا نہیں کر سکتے تھے وہ چھوڑ دیئے گئے۔ ان میں سے جو لکھنا جانتے تھے ان کو حکم ہوا کہ دس دس بچوں کو لکھنا سکھا دیں تو چھوڑ دیئے جائیں گے۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے اسی طرح لکھنا سیکھا تھا۔(۷۳)

بچے دنیاوی و اُخروی فوائد کا سبب ہیں:

نئی نسل کی پرورش اور دیکھ بھال آسان کام نہیں۔ اولاد کی فطری محبت اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے لیکن اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ اولاد اور اس تربیت کی وجہ سے ایک مسلمان کو کیا کیا انعامات ملیں گے تو یہ معاملہ آسان ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت پر اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا متعدد مقامات پر اظہار کیا ہے۔ اس کی تفصیل نیچے آرہی ہے۔ اس میں دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ تمام فوائد اور انعامات بچوں کے والدین کو ملیں گے یعنی بچوں کی وجہ سے ملیں گے۔ جو صاحب اولاد نہیں ہونگے وہ ان کے مستحق نہیں ہونگے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں

اذا انفق المسلم نفقةً علی اهله وهو یحتسبها کانت لو صدقةً (۷۴)

ترجمہ: جب مسلمان اپنے بیوی بچوں پر اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔

عن ابو هریرةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان مما یلحق المؤمن من عمله و حسناته بعد موته علماً علّمه ونشره وولداً صالحاً ترکه...(۷۵)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اعمال اور نیکیاں جن کا ثواب مومن کو اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ان میں سے ایک علم ہے کہ اس کو سکھایا گیا ہو اور پھیلایا گیا ہو اور دوسری نیک اولاد ہے کہ اسے (دنیا میں) چھوڑ گیا ہو۔

حافظ قرآن کے والدین کی قیامت کے دن خاص عزت ہوگی۔

من قرا القرآن و عمل بما فیه البس والداه تاجاً یوم القیامة ضوءُهٗ احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم لو کانت فیکم...(۷۶)

ترجمہ: جس نے قرآن پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا قیامت کے دن اس

کے والدین کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی اور چمک سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی اگر وہ سورج اس دنیا میں تمہارے گھروں کے اندر آجائے۔

اپنے بچوں کی کفالت کے لیے دنیا کمانے والے کے لیے نبی کریم ﷺ نے خوشخبری سنائی ہے کہ قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔(۷۷)

انسانوں کی ایک کثیر تعداد ایسی بھی ہے جو بیٹی کی پیدائش پر خوش ہونے کی بجائے غمزدہ ہوجاتے ہیں۔مشرکین مکہ بھی ایسے ہی تھے۔

قرآن کریم میں آتا ہے

واذا بشر احدھم بالانثیٰ ظلّ وجھه مسوداً وھو کظیم (۷۸)

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جائے اس کا منہ سیاہ ہوجاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اس رجحان کو ناپسند کیا اور بیٹیوں کے والدین کو ایسی بشارتیں دی ہیں جو ان کو دائمی مسرت سے ہمکنار کرتی ہیں۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ قالت جاء تنی امراۃ ومعھا ابنتان لھا فسالتنی فلم تجد عندی شیئاً غیر تمرۃٍ واحدۃٍ فاعطیتھا ایاھا فاخذتھا فقسمتھا بین ابنتیھا ولم تاکل منھا شیئًا ثم قامت فخرجت و ابنتاھا فدخل علی النبی ﷺ فحدثتی فحدثته حدیثھا فقال النبی ﷺ من ابتلی من البنات بشیءٍ فاحسن الیھن کن له ستراً من النار (۷۹)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اسکے ساتھ تھیں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دیدی۔ اس نے وہ کھجور لے کر دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دے دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں نے اس عورت کا حال آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو بیٹیوں سے آزمایا گیا پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے تو وہ قیامت کے دن جہنم سے اس کی آڑ ہوں گی۔

عن انس ابن مالك قال قال رسول الله ﷺ من عال

جاریتین حتّی تبلغا جآءَ یوم القیٰمة انا وھو وضم اصابعه(۸۰)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

عقبہ بن عامر سے روایت ہے

سمعتُ رسول الله ﷺ یقول: من کان له ثلاث بنا فصبر علیهن وأطعمهن وسقاهن و کساهن من جدته کن له حجاباً من النار یوم القیامة (۸۱)

ترجمہ: میں نے سنا نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کے ہونے پر صبر کرے اور ان کو کھلاوے اور پلاوے اور کپڑا پہنائے اپنی طاقت اور کمائی سے تو وہ تینوں قیامت کے دن جہنم سے اس کی آڑ ہوں گی۔

بچوں کے مرنے پر صبر کا انعام:

عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قالا لنسوة من الانصار لایموت لاحدالکن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امراة منهن اواثنان یا رسول الله ﷺ قال اواثنان(۸۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے جو جنت میں جائے گی۔ ایک عورت بولی یا رسول اللہ ﷺ اگر دو بچے مریں آپ ﷺ نے فرمایا دو ہی سہی۔

قال رسول الله ﷺ ایما رجل ولدت امته منه فهی معتقة عن دبر منه (۸۳)

ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کی لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو وہ مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گی۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بارے میں فرمایا اس کو ابراھیم نے آزاد کر دیا یعنی ابراھیم کی پیدائش کی وجہ سے انہیں آزادی مل گئی۔ (۸۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا جو لونڈی اپنے مالک سے جنے تو مالک اس کو نہ بیچے نہ ہبہ کرے نہ وہ مالک کے وارثوں کے ملک میں آسکتی ہے بلکہ جب تک مالک زندہ رہے اس سے استفادہ کرے جب مرجائے آزاد ہوجائے گی۔(۸۵)

بچوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا حسن سلوک:

مسلمان بچوں کی پیدائش باعثِ مسرت ہے اور یہ خوشی اس طرح منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے۔نوزائیدہ بچوں کی خوشی میں عقیقہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

بچے کے عقیقے کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی ایک ہدایت اس طرح ہے

رسول اللہ ﷺ یقول مع الغلام عقیقة فاهریقوا عنه دماً و امیطوا منه الاذیٰ(۸۶)

یعنی آپ ﷺ فرماتے تھے لڑکے کے ساتھ اس کا عقیقہ لگا ہوا ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرو اور بال دور کرو۔

ایک اور واقعہ اس طرح ہے

عن ابو موسیٰؓ قال ولد لی غلام فاتیت به النبی ﷺ فسماه ابراهیم وحنکه بتمرة(۸۷)

ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لیکر آیا آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی نوزائیدہ بچہ آپ ﷺ کے پاس لایا جاتا تو اکثر کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالتے اور اس کا کوئی اچھا سا نام رکھتے۔اور اگر کوئی نام رکھا گیا ہوتا لیکن مناسب نہ ہوتا تو اس کو بدل ڈالتے۔ابواسیدؓ کا بیٹا جب آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر منذر رکھا۔(۸۸)

عن جابرٍ قال ولد لرجلٍ منا غلام مسماه القاسم فقلنا لا نكنيك ابا القاسم ولا كرامة فاخبر النبی ﷺ فقال سم ابنك عبدالرحمٰن(۸۹)

جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا کہ ہم تجھ کو ابوالقاسم نہیں پکاریں گے۔اس نے جا کر نبی کریم ﷺ کو خبر کی۔آپ ﷺ نے فرمایا اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمان رکھ۔

نبی کریم ﷺ کثرت سے سلام کیا کرتے تھے حتیٰ کہ بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔

عن انس قال اتانا رسول اللہ ﷺ و نحن صبیان فسلم علینا(۹۰)

حضرت انسؓ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا السلام علیکم

حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کی اس سنت پر پوری طرح عمل پیرا تھے۔ آپؓ بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کیا کرتے اور فرمایا کرتے کہ نبی کریم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے (۹۱)

نبی کریم ﷺ کوئی عام شخصیت نہ تھے۔ آپ ﷺ کا رعب میلوں دور سے چھاجاتا تھا لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ بچوں کے لیے انتہائی نرم خو تھے حتیٰ کہ بچوں سے ہلکا پھلکا مذاق بھی فرمالیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ کی ایک روایت اس کی تائید کرتی ہے۔

کان رسول اللہ ﷺ یخالطنا حتی یقول لاخ لی صغیر: یا ابا عمیر ما فعل النغیر(۹۲)

نبی کریم ﷺ ہم (یعنی بچوں) سے مذاق فرماتے یہاں تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اس سے آپ ﷺ فرمایا کرتے اے ابوعمیر کیا ہوا تمہارا نغیر! (ایک چڑیا کا نام ہے)

قال رسول اللہ ﷺ النکاح من سنتی فمن لم یعمل بسنتی فلیس منی و تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم(۹۳)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا نکاح میرا طریقہ ہے جو کوئی میرے طریقہ پر نہ چلے وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا اور نکاح کرو اس لیے کہ قیامت کے دن میں اپنی امت کی اور امتوں سے کثرت پر فخر کرونگا۔

آپ ﷺ نے پڑوس میں رہنے والے بچوں کا خیال رکھنے کی بھی تاکید کی ہے۔

وان اشتریت فاکهةً فاهدیت له منها والّا فادخله سرًّا لا یخرج ولدك بشیئ منه یغیظون به ولده وهل تفقهون ما اقول لکم؟ (۹۴)

ترجمہ: اگر تم نے کوئی پھل خریدا ہو تو اس میں سے اس کو بھی تحفہ بھیجو ورنہ چھپا کر لاؤ، ایسا نہ ہو کہ اس میں سے تمہارے بچے کچھ لے کر باہر نکلیں اور پڑوسی کے بچوں کو (احساس محرومی کے باعث) غم میں مبتلا کریں۔ جو میں کہہ رہا ہوں کیا تم

اسے سمجھ رہے ہو؟

آپ ﷺ نے بچوں کو شادی کی تقریب میں شرکت سے نہ روکا بلکہ خوشی کا اظہار فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے انصار کے عورتوں اور بچوں کو دیکھا جب وہ ایک شادی میں سے واپس آرہے تھے تو آپ ﷺ خوشی میں جلدی سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا یا اللہ! تو گواہ رہ تم لوگ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔ (۹۵)

ماں باپ میں علیحدگی کی صورت میں بچے کو اختیار:

اگر ماں یا باپ میں کسی وجہ سے علیحدگی ہو جائے تو اس صورت میں نبی کریم ﷺ نے بچے کو بھی موقع دیا ہے کہ وہ بتائے وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔

عن عبدالحمید الانصاری عن جدہ انہ اسلم وابت امراتہ ان تسلم فجاء ابن لھما صغیر لم یبلغ الحلم فاجلس النبی ﷺ الاب ھھنا و الام ھھنا ثم خیرہ فقال اللھم اھدہ فذھب الی ابیہ (۹۶)

حضرت عبدالحمید انصاری اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا۔ ان دونوں کا ایک نابالغ بیٹا تھا جس کو نبی کریم ﷺ نے اپنے پاس بٹھایا اور اس کے ماں باپ دونوں وہاں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کو اختیار دیا اور دعا فرمائی یا اللہ اس لڑکے کو ہدایت دے وہ لڑکا اپنے والد کے پاس چلا گیا۔

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میرا خاوند مجھ سے بچے کو لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس بچے سے مجھے فائدہ ہے اور وہ مجھے بیئر ابی عنبہ کا پانی پلاتا ہے۔ اسے دوران اس عورت کا خاوند آیا اور کہنے لگا میرے بیٹے کے متعلق کون جھگڑا کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے لڑکے کو اختیار دیا۔

فقال یا غلام ھذا ابوک وھذا امک فخذ بید ایھما شئت فاخذبید امہ فانطلقت بہ (۹۷)

جب کسی چھوٹے لڑکے یا لڑکی کے لیے اس کے والدین میں اختلاف ہو تو بعض جگہ سے قرعہ اندازی کا ثبوت ملتا ہے اور بعض جگہ سے بچے کو اختیار دیا گیا اور اختیار دینا اولیٰ اور اقرب الی الصواب ہے۔ کیونکہ اکثر احادیث سے یہی ثابت ہے۔ خواہ دونوں والدین مسلمان ہوں یا ایک مسلمان اور دوسرا غیر مسلمان ہو (۹۸)

وقال الحسن و شریح و ابراهیم و قتادة اذا اسلم احدهما فالولد مع المسلم وکان ابن عباس مع امه من المستضعفین و لم یکن مع ابیه علیٰ دین قومه و قال الاسلام یعلوولایعلیٰ(۹۹)

اور امام حسن بصری اور شریح اور ابراهیم نخعی اور قتادہ فرماتے ہیں جب ماں باپ میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے پاس رہے گا اور ابن عباسؓ اپنی ماں کے ساتھ کمزور مسلمان سمجھے جاتے تھے اور اپنے باپ کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہ تھے۔ ر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

مرحوم بچوں کے لیے نماز جنازہ

قال رسول الله ﷺ اذا استهل الصبی صلی علیه وورث۔(۱۰۰)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب (پیدائش کے بعد بچہ) رودے (فوت ہوجائے) تو اس پر نماز پڑھی جائے اور وہ وارث بھی ہوگا۔

چنانچہ ہر اس بچے پر جو مر جائے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگر چہ وہ حرام کا ہو اس لیے کہ وہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا۔ اسکے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا صرف باپ مسلمان ہو اگر چہ اس کی ماں مسلمان نہ ہو۔

قال النبی ﷺ صلوا علی اطفالکم فانهم من افراطکم۔(۱۰۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز پڑھو اپنے (فوت شدہ) بچوں پر وہ تمہارے لیے (آخرت میں) پیش خیمہ ہیں۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال لما مات ابراهیم بن رسول الله ﷺ صلی رسول الله ﷺ....(۱۰۲)

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراهیم فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے ان پر نماز پڑھی

بچوں کے قتل کی سخت ممانعت:

نبی کریم ﷺ خواتین سے اسلام کے لیے بیعت لیتے وقت بچوں کے قتل سے باز رہنے کا وعدہ بھی لیتے کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اس سلسلے میں عزّہ بنت خابلؓ کی روایت بہت واضح ہے۔ وہ فرماتی

ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے مجھے ان باتوں پر بیعت فرمالیا، زنا کی مرتکب نہ ہونا، چوری نہ کرنا، اولاد کو زندہ درگور نہ کرنا نہ چھپ کر نہ ظاہراً۔ عزّہ کہتی ہیں کہ ظاہراً زندہ درگور کرنا تو میری سمجھ میں آ گیا مگر چھپ کر زندہ درگور کرنے کا مطلب میں نہیں سمجھی اور نہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور نہ آپ نے خود بتلایا، لیکن میرے جی میں اس کا مطلب اس طرح آیا کہ اولاد کو کسی طرح خراب نہ کروں (یعنی ہر طرح پر اس کی پرورش کے معاملہ میں انتہائی نگہداشت رکھو) اور اللہ تعالیٰ کی قسم کبھی بھی بچہ کو ضائع نہ ہونے دوں (۱۰۳)

خوارج کے سردار نجدہ حروری نے حضرت ابن عباسؓ کو خط لکھ کر چند مسائل دریافت کیے۔ ان میں سے ایک سوال جنگ کے دوران بچوں کے قتل کے بارے میں تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کفار کے) بچوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت مارنا (۱۰۴)

لیکن یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اگر بچے یا عورتیں لڑیں یا شب خون میں پہچان نہ ہونے کی وجہ سے مارے جائیں تو مجبوری ہے۔ (۱۰۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں

- آنَّ امراةً وُجدت فی بعض مغازی رسول الله ﷺ مقتولة فانكر رسول الله ﷺ قتل النسآء والصبيان(۱۰۶)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ میں ایک مقتولہ عورت پائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع کیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور سب سے زیادہ تربیت یافتہ صحابی اور خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام ایک لشکر بھیجا تو معمول کے مطابق ہدایات دیں ان میں ایک ہدایت یہ تھی

لا تقتلن امراةً ولا صبياً ولا كبيراً (۱۰۷)

یعنی عورت، بچوں اور بوڑھوں کو مت قتل کرنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک عامل کو لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوج روانہ فرماتے تو یہ بھی حکم فرماتے

ولا تقتلوا وليداً ولا امراةً وقل ذلك لجيوشك وسراياك(۱۰۸)

کہ بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا

بچوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت ومحبت:

ام خالد روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

آئی۔ آپ ﷺ نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا واہ واہ کیا کہنا۔ ام خالد اس وقت کم سن تھیں وہ نبی کریم ﷺ کی پشت پر مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو ان کے باپ نے انھیں جھڑکا لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو کھیلنے دو۔ (۱۰۹)

عن عائشة ان النبی ﷺ وضع صبیناً فی حجرہ یحنکه فبال علیه فدعا بماءٍ فاتبعه(۱۱۰)

ام المومنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچے (عبداللہ بن زبیرؓ) کو اپنی گود میں بٹھایا، کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی انہوں نے آپ ﷺ کی گود میں بول کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگا کر اس پر بہادیا۔

اسامہ بن زید جب بچے تھے تو نبی کریم ﷺ انھیں اپنی ران پر بٹھا لیتے تھے اور حضرت حسنؓ کو دوسری ران پر پھر دونوں کو چمٹا لیتے اور دعا کرتے یا اللہ ان دونوں پر رحم کر کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔ (۱۱۱)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِنِّي لأَقُومُ فِي الصَّلاَةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلاَتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ(۱۱۲)

حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور اسے طویل کرنا چاہتا ہوں، اتنے میں کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں کیوں کہ بچہ کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کے اندر جو بے قراری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اس کو میں جانتا ہوں

آپ ﷺ نے ان بچوں پر بھی شفقت فرمائی جن کی مائیں مجرم ثابت ہوجائیں۔

ان رسول اللہ ﷺ قال المراة اذاقتلت عمداً لا تقتل حتی تضع ما فم بطنھا ان کانت حاملاً حتی تکفل ولدھا وان زنت لم ترجم حتی تجع ما فی بطنھا وحتی تکفل ولدھا(۱۱۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر عورت قتل عمد کی مرتکب ہو تو قتل نہ کی جائے گی جب تک زچگی سے فراغت نہ پائے اور اس کے بچہ کی کفالت نہ کی جائے اسی طرح اگر زنا کرلے تو رجم نہ کی جائے گی جب تک زچگی سے فراغت نہ پا

لے اور بچہ کی کفالت نہ کی جائے

یعنی بچہ کی پرورش کا مناسب بندوبست ہو جائے مثلاً کوئی عزیز بچہ کی پرورش اپنے ذمہ لے لے یا کوئی اور شخص یہ ذمہ داری اٹھا لے یا بچہ اس لائق ہو جائے کہ آپ کھانے پینے لگے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے کا کوئی قصور نہیں اگر حاملہ عورت کو ماریں یا سنگسار کریں تو بچہ کی جان بھی جائے گی۔ (۱۱۴)

اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف ہے لیکن بعد میں قضا بہرحال لازم ہے۔ (۱۱۵)

نبی کریم ﷺ اپنی صاحبزادی حضرت زینب کی قریب المرگ بیٹی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ (۱۱۶)

حضرت سائب بن یزیدؓ اپنی کمسنی میں جب بیمار ہوئے تو ان کی خالہ انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کی آپ ﷺ نے نہ صرف دعا فرمائی بلکہ شفقت سے سر پر ہاتھ بھی پھیرا (۱۱۷)

بچوں کی بہترین شخصیت سازی کے لیے ضروری ہے کہ ان سے پیار و محبت کا برتاؤ کیا جائے۔ اپنے اور دوسرے بچوں پر نبی کریم ﷺ کی بے انتہا نظرِ کرم تھی اور آپ ﷺ ان سے شفقت سے پیش آتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے احد کی لڑائی کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا لیکن نبی کریم ﷺ نے شفقت سے انہیں چھوٹا ہونے کی وجہ سے منع فرما دیا (۱۱۸)

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم مدینہ کے عوالی میں ایک عورت ام سیفؓ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ وہاں جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ بچے کو لیتے اور پیار کرتے پھر واپس لوٹ آتے۔ ابراہیم فوت ہوئے تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے۔

فدمعنت عینا رسول الله ﷺ فقال تدمع العین و یحزن القلب ولانقول الا ما یرضیٰ ربنا والله یاآبراهیم انا بك لمحزونون(۱۱۹)

آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ قسم خدا کی اے ابراہیم ہم تیرے سبب رنج میں ہیں۔

عن عائشة قالت قدم ناس من الاعراب علی رسول الله ﷺ

فقالوا آتقبلون صبیانکم فقالوا نعم فقالوا لکنا واللہ لا نقبل فقال رسول اللہ ﷺ آوَ املك ان کان اللہ نزع منکم الرحمۃ وقال ابن نمیر من قلبك الرحمۃ(۱۲۰)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو؟ وہ بولے ہاں پھر بولے خدا کی قسم ہم تو نہیں پیار کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کیا کروں اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ من ترك مالاً فلورثته ومن ترك دیناً او ضیاعاً فعلی والی وانا اولی بالمؤمنین(۱۲۱)

جابرؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔اور جو شخص قرضہ چھوڑ جائے یا اولاد جس کے ضائع ہونے کا ڈر ہو تو ان کا بوجھ مجھ پر ہے اور وہ قرضہ میری طرف ہے اور میں بہت قریب ہوں مومنوں کے۔(۱۲۲)

بچوں کی فروگذاشت پر آپ ﷺ کا عفو و درگزر کرنا اور مساویانہ رویہ:

سیرت النبی ﷺ میں بچوں کی غلطیوں پر درگزر اور تحمل کی مثالیں بھی ملتیں ہیں۔بچے چونکہ کم عمر اور ناتجربہ کار ہوتے ہیں، عملی زندگی کا انہیں زیادہ تجربہ نہیں ہوتا۔اس لیے ان سے کوئی بھی کام صحیح طور پر سرانجام نہ دینے امکان نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔بچپن میں کھیل کود کی طرف رجحان بھی زیادہ ہوتا ہے مزید برآں تجسس کی وجہ سے بھی بعض اوقات ان سے نقصان ہو جاتا ہے۔ایسے مواقع پر ان میں ردعمل کے طور پر قدرتاً خوف وہراس پیدا ہو جاتا ہے۔اگر ان غلطیوں کو نظر انداز نہ کیا جائے اور غیر ضروری سختی کی جائے تو بچوں کی شخصیت بہت متاثر ہوتی ہے اور نفسیاتی طور پر ان میں کمی رہ جاتی ہے۔احساس کمتری بھی پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے خادم حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے انہیں کسی کام کے لیے بھیجنا چاہا۔میں نے کہا کہ نہیں جاؤں گا۔آپ ﷺ خاموش رہے۔میں یہ کہہ کر باہر چلا گیا اچانک نبی کریم ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑ لی۔میں نے مڑ کر دیکھا تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے پھر پیار سے فرمایا اے انیس جس کام کے لیے کہا تھا اس کے لیے جاؤ۔میں نے عرض کیا جاتا ہوں۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سات برس آپ ﷺ کی خدمت کی۔کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ یا کیوں نہیں کیا؟(۱۲۳)

اولاد سے مساوات نہ برتی جائے تو بچے ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ظاہر ہے کہ اس طرح خاندان کی مضبوطی برقرار نہیں رہتی اور معاشرے پر اچھے اثرات نہیں پڑتے۔عدم مساوات خواہ صنفی ہو یا مالی بہر حال نقصان دہ ہوتی ہے۔سیرت النبی کریم ﷺ میں ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں اس مسئلہ کو حل مل جاتا ہے۔

عن انس ؓ ان رجلاً کان عند النبی ﷺ فجاء ابن له فقبله و اجلسه علی فخذه، وجاء ته بنت له فاجلسها بین یدیه، فقال رسول الله ﷺ الا سوّیت بینهم ؟(۱۲۴)

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اتنے میں اس کا بچہ آیا۔اس نے اُس کا بوسہ لیا اور اپنی ران پر اسے بٹھا لیا اور اس کی بیٹی آئی تو اسے اپنے سامنے بٹھا لیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نے ان کے درمیان برابری کیوں نہیں کی؟

مندرجہ بالا مثال اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے اس معاملہ میں ہلکی سی کوتاہی بھی برداشت نہیں کی۔اور فوراً اصلاح کی جانب توجہ دلائی۔

حضرت نعمان بن بشیر ؓ کی روایت اولاد کے مابین مساوات کے مالی پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔

عن النعمان بن بشیر ؓ أن أباه نحلة غلاماً و أنه جاء الی النبی ﷺ یشهده فقال : أ کُلَّ ولدك نحلته ؟ قال: لا و قال: فاردده (۱۲۵)

ترجمہ: نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام دیا پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ کو اس پر گواہ بنانے کے لیے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے۔انہوں نے عرض کیا نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کو واپس لے لے۔

بچوں کا صحیح النسب ہونا ان کے پُر اعتماد ہونے اور نفسیاتی طور پر مضبوط ہونے کا باعث ہوتا ہے۔لیکن اگر ایسا نہ ہو یا کوئی شخص خوامخواہ شک میں مبتلا ہو جائے تو وہ اپنے بچوں سے انصاف نہیں کرسکتا اور بچوں کی شخصیت پر انتہائی بُرا اثر پڑتا ہے۔نبی کریم ﷺ نے اس کا تدارک کر دیا ہے۔

بنی فزارہ کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور ایک مسئلہ پیش کیا کہ اس کی بیوی نے ایک بچہ جنا ہے جو کالا ہے اس وجہ سے اسے شبہ ہے۔آپ ﷺ نے اس کا ذہن صاف کرنے کے

لیے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں، وہ بولا ہاں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا سرخ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں کوئی چتکبرا بھی ہے۔ وہ بولا ہاں ہے آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا؟ وہ بولا کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہاں بھی کسی رگ نے یہ رنگ نکالا ہوگا۔(۱۲۶)

اسی طرح خواتین پر بھی حفاظت نسب کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس عورت نے اپنے لڑکے کو غیر قوم میں داخل کیا کہ اسکی اولاد ہے تو وہ عورت اللہ کی رحمت سے دور ہے اور اللہ تعالیٰ اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں نہ داخل کرے گا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ جان بوجھ کر اپنی اولاد ہونے سے انکار کرے اسکو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب نہ ہوگا اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوق کے سامنے رسوا کرے گا۔(۱۲۷)

مندرجہ بالا مسئلہ چونکہ بہت نازک ہے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے ایک مستقل اصول بھی وضع فرمادیا تاکہ معاشرتی پیچیدگیوں سے محفوظ رہا جا سکے۔

عن ابی هريرة أن النبی ﷺ قال: الولد للفراش للعاهر الحجر(۱۲۸)

عن ایوب بن موسیٰ عن ابیه عن جده ان رسول الله ﷺ قال مانحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن(۱۲۹)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی والد نے اپنے لڑکے کو اس سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا کہ اس کو (اسلام کے بہترین) آداب سکھائے۔

ادب شرعی تربیت وتادیب کو کہتے ہیں۔ اسی تربیت کی وجہ سے بچے معاشرے میں مفید کردار ادا کرتے ہیں اور اچھے شہری بنتے ہیں۔

مولانا سید بدر عالم اس حدیث پر ''بچوں کی اسلامی تربیت کرنا اسلامی معاشرت کا بنیادی پتھر ہے'' کا عنوان قائم کرکے اس کی اہمیت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ آپ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ افسوس ہے کہ اس وقت ہمارے سامنے عمومی لحاظ سے مسلمانوں کے دو طبقے ہیں ایک تو وہ جن کے بچے یتیموں کے طرح کسی تربیت کے بغیر یونہی خودرو پودوں کی طرح پل رہے ہیں اور جس سانچے میں چاہیں ڈھل جاتے ہیں دوسرے وہ جن کی پرورش اگر غورو پرداخت کے ساتھ ہوتی ہے تو ان میں کوٹ کوٹ کر کفر کے آداب بھرے جاتے ہیں۔ یہی راز ہے کہ آج آفاق عالم میں جدھر نظر اٹھایئے فاتح مسلمان ہر جگہ مفتوح نظر آتے ہیں(۱۳۰)

آپ آگے چل کر لکھتے ہیں

خوب یاد رکھیئے کہ کسی معاشرے کی تبدیلی کی بنیاد اگر ڈالی جا سکتی ہے تو اس کا زمانہ بھی عہد طفولیت ہے، اس کے بعد بچوں میں جو معاشرت پیدا ہو جاتی ہے اس کا انقلاب بہت مشکل ہے اور اس کی تمام ذمہ داری عقلاً وشرعاً بچوں کے والدین پر عائد ہوتی ہے۔(۱۳۱)

عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ : یا بُنی! اذا دخلت علیٰ اھلک فسلم یکون برکۃً علیک و علیٰ اھل بیتک(۱۳۲)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔

قال رسول اللہ ﷺ مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین و اذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیھا(۱۳۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کا ہو اور جب دس برس کا ہو تو نماز پڑھنے کے لیے مارو

یہ حکم لڑکے کے اولیاء کو ہے۔اسی طرح لڑکی کا بھی حکم ہے۔(۱۳۴)

یتیم بچوں کے حقوق کے ادائیگی کی تعلیم:

یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کی مثالیں نہ صرف سیرت النبی ﷺ میں جا بجا ملتی ہیں بلکہ قرآن کریم میں بھی ہدایات دی گئی ہیں۔

واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ و بلوالدین احساناً و بذی القربیٰ و الیتمیٰ (۱۳۵)

ترجمہ: اور ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور حسن سلوک کرنا ماں باپ سے، قرابت داروں سے اور یتیموں سے

ویسئلونک عن الیتمیٰ قل اصلاح لھم خیر (۱۳۶)

ترجمہ: یہ آپ سے یتیموں کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں۔انہیں بتلا دیجیے ان کی خیر خواہی ان کے لیے بہتر ہے۔

نبی کریم ﷺ اپنی پیدائش سے قبل ہی یتیم ہو گئے تھے۔اور آپ ﷺ کی والدہ بھی جلد